ابو میسون اللہ بخش احرار

قحط الرجال

جاتے ہو نے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے

کیا خوب، قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

میرے محسن، میرے مربی، میرے دوست، میرے غم خوار، میرے محبوب حضرت سید عطاء المحسن بخاری میری نظروں سے اوجھل ہوگئے ہیں۔ میں پریشان ہوں، میں ایک گہری سوچ میں گم ہوں کہ ابھی وہ آئیں گے، کہیں سے ان کی صدائے بازگشت سنائی دے گی۔ اور مخصوص انداز میں تلاوت قرآن سے مسحور کردیں گے ......مگر وہ تو دارِ بقاء کو روانہ ہو گئے۔ کیا وہ مجھے کبھی نہیں ملیں گے۔؟ ان سے ملاقات کبھی نہ ہو گی۔؟ وہ میری بے ترتیب باتیں، میری پریشان حال گفتگو سن کر مجھے حوصلہ عطا کرنے والے، میری آنکھوں سے آنسو پونچھ کر مجھے مسکراہٹیں بخشنے والے، میرے مونس و مہربان کبھی نہیں ملیں گے؟ ...... میں ان کا ذکر کیسے اور کہاں سے شروع کروں۔؟ شاہ جی کے بغیر زندہ رہنا بے وجہ کا جینا لگتا ہے۔ مگر قدرت کے اٹل فیصلے کو ماننے بنا چارہ نہیں۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ میں اپنی اندھیر نگری میں وہ روشن کرن کہاں سے لاؤں۔

مجھے یاد ہے آج سے ۲۰ سال قبل شادن لنڈ (ضلع ڈیرہ غازیخان) کی جامع مسجد میں عشاء کی نماز کے بعد ایک صدا نے بے باک گونج رہی تھی۔ اور جمہوریت کے کافرانہ و مشرکانہ نظامِ ریاست کی بیخ کنی ہو رہی تھی۔ اور وہ مردِ قلندر قرآن کی آیت کریمہ کی تلاوت کر رہا تھا۔ان الحکم الاللّٰہامر الا تعبدو الا ایاہ رات کے سناٹے اور حجازی لے میں جب تلاوت شروع ہوتی تو مجمع پر سحر طاری ہو گیا اور یوں محسوس ہونے لگا جیسے ابھی آسمان سے یہ کلامِ الٰہی اتر رہا ہے۔ پہلی بار وہاں شاہ جی کے خطاب سے مجھے جمہوریت کا باطل اور کافرانہ نظامِ حکومت ہونا سمجھ میں آیا۔

ان سے محبتوں بھرا تعلق بیس سال پرانا ہے۔ میرے نہاں خانۂ دل میں ان کے خلوص و محبت سے مہکی یادوں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ مگر میں بیان کرنے اور لکھنے سے بالکل قاصر ہوں۔ اب زندگی میں اندھیرا نظر آتا ہے مجھ سے میری روشنی چھن گئی۔ انہوں نے مجھے، ایک میں کیا.... مجھ جیسے ہزاروں لوگوں کو، شعور بخشا، عقیدہ دیا، علم و آگہی سے آشنا کیا۔ مسلمان بنایا۔ زندہ رہنے کا ڈھنگ سکھایا۔ مجھے میرے شاہ جی نے طہارت کرنے کے آداب سے لے کر اسلامی عقائد و نظریات سے آگاہ کیا۔

شاہ جی حق گو بے باک جری انسان تھے۔ انہوں نے حضرت امیر شریعت کے فرزند ہونے کا حق ادا کیا۔

اصولوں پر کبھی سمجھوتا نہیں کیا۔ غیرت اور جرأت سے زندگی گزاری۔ اور ملک میں جب تمام اجارہ دار مذہبی قوتیں مجلس احرار اسلام کو نیست و نابود کرنے کے درپے تھیں اس وقت واحد انسان شاہ جی تھے کہ بقاء احرار کے لئے سینہ سپر ہوگئے، تن تنہا مقابلہ کیا اور پورے ملک کے دورے کرکے مجلس احرار اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو ممکن بنایا۔ عقیدۂ ختم نبوت کےلیے بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ توحید، ختم نبوت، عظمت صحابہ کےلیے اپنے آپ کو وقف کیے رکھا۔

میرے ساتھ شاہ جی کو خاص انس تھا میرے تمام اہلِ خانہ کے ساتھ شفقت فرماتے تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ شاہ جی کے اوجھل ہوجانے سے میرا گھر اجڑ گیا ہے۔ ۲۱ نومبر سے اب تک مجھے لمحہ بھر کے لیے بھی سکون نصیب نہیں ہوا۔ میں یہی سوچتا رہتا ہوں کہ شاہ جی کہاں چلے گئے۔ ابھی چند سال قبل ظہر کی نماز کے لئے وضو کرتے وقت میری بیٹی کو فرما رہے تھے۔ ''چل میرے گھر، تمہیں اپنی بیٹی بنا کے رکھوں گا۔'' پھر ایک وقت آیا کہ اسی بیٹی کی تعلیم کے لئے مجھے بلا بلا کر نصیحتیں کیا کرتے۔ ایک روز فرمانے لگے ''مجھے علم ہے تمہارے اعزہ و اقارب کا جو تمہارے ساتھ سلوک ہے۔ ان بچیوں کا ولی وارث میں ہوں۔ تمہاری بچیوں کی ڈولیاں دار بنی ہاشم سے اٹھائی جائیں گی۔'' اور اب میں پکار رہا ہوں، بلکان ہو رہا ہوں کہ میری بیٹی کی ڈولی کو سہارا دینے والے، میرے غم گسار، میرے قائد کیوں روٹھ گئے ہو؟ آج کا دن کتنا سیاہ ہے کہ آپ کی ڈولی ہم جیسے ناتواں کاندھوں کو اٹھانی پڑ رہی ہے۔ کیسا عجب قانون ہے کہ اپنے ہاتھوں اپنے ہی محبوب کو منوں مٹی کے حوالے کرنے جا رہے ہیں۔

شاہ جی کی علالت تو بہت پرانی تھی مگر اس سال بیماریوں نے شاہ جی کو گھیر لیا۔ گاہے گاہے ملنے جایا کرتا یا کبھی خود شاہ جی فون کر کے مجھے کسی کام کے بہانے بلا لیتے تو وہاں ان کی محفل سے اٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اور آج دیکھیے جو شخص زندگی میں اپنی مسحور کن گفتگو اور زعفرانی ماحول سے آنے والوں کو اٹھنے نہیں دیتا تھا آج اللہ کی مخلوق دیوانہ وار ٹوٹ رہی ہے۔ لوگ پھوٹ پھوٹ کر رو رہے ہیں ہر شخص اپنے دوست، مونس، اور مخلص انسان کی جدائی پر تڑپ رہا ہے۔ مگر وہ تو گہری نیند سو چکا ہے۔ وہ شخص لوگوں کو گواہ بنا کر بڑی بہادری سے، بہت انوکھے انداز میں، موت کی آنکھیں چار کرتا ہوا سفر آخرت کو روانہ ہوا ہے۔ یہ ایک بہادر سپاہی کی موت اور ایک انوکھے جرنیل کی موت ہے۔ میرے شاہ جی، ابدالآباد کو چلے گئے۔ وہ جاتے ہوئے ایک زندہ پیغام، زندہ نصب العین، اور زندہ وراثت چھوڑ گئے ہیں۔ ہماری وفاداریاں ان کے مشن کے لئے مختص ہیں۔ ہم ان شاء اللہ آپ کے جاری کردہ مشن کو مکمل کریں گے۔ اور وقت آنے پر مجلس احرار کے لئے جان بھی قربان کر دیں گے۔